منگل | 24۔جون 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPI 61

جلد 47-82 نمبر 137 | منگل 18 صفر المظفر ۔1418ھ 24 احسان 1376ہش 24 جون 1997ء

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لائیو خطابات کا پروگرام

احباب جماعت کو خوشی سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ امریکہ کی جماعت کے جلسہ سالانہ کے بعد جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ سے بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطابات لائیو (براہ راست) احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونگے۔ پروگرام درج ذیل ہیں۔ یہ اوقات پاکستانی وقت کے مطابق ہیں۔

27۔ جون بروز جمعہ افتتاحی خطاب۔ رات 10 سے 30-12 بجے

28۔ جون بروز ہفتہ خطاب۔ رات 8 سے 10 بجے

29۔ جون بروز اتوار اختتامی خطاب۔ رات 9 سے 11 بجے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کر دے' توبہ کرو۔ جبکہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے' تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہئے کہ ہر شخص (فجر سے قبل کی عبادت) میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی (عبادات) میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی بات سے توبہ کریں۔ توبہ سے مراد یہ ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکساری اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ (۔) یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دعا سے' توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 134)

فتنہ کی ہر راہ سے بچنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں احمدی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پہلوں کے حالات سے نصیحت پکڑیں۔ پہلے مفسد ہوئے اب بھی ہوں گے اور یاد رکھو کہ فتنہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے۔ نتیجہ میں پہلوں کے حالات کو سامنے رکھ لو۔ اگر فتنہ کی راہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرو گے تو خوب یاد رکھو کہ ان لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا تھا۔ جو ان کا انجام ہوا وہی تمہارا ہوگا یعنی جماعت کی تباہی اور ہلاکت۔ ہمیشہ احتیاط کرو کہ کہیں فتنہ کا موجب نہ بن جاؤ۔ جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی راہ کوئی نہیں۔ جو رستہ پہلے خطرناک ثابت ہوا ہو کوئی دانا اس رستہ پر نہیں چلتا۔ کیا کوئی شخص ہے جو گلے پر چھری پھیر لیتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں اس لئے کہ جانتا ہے کہ چھری پھیرنے سے گلا کٹ جائے گا۔ کوئی نہیں جو سانپ کے بچہ سے کھیلے۔ وہ جانتا ہے کہ سانپ ڈنگ مارے گا جس سے جان جائے گی کوئی انسان نہیں دیکھا ہوگا جو جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ اپنا ہاتھ ڈال دے کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیر چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر ڈالے گا۔

مگر فتنہ کی راہ اس سے بھی زیادہ تجربہ شدہ ہے۔ سانپوں کے ڈسے ہوئے بچ جاتے ہیں شیر کے پھاڑے ہوؤں کا علاج ہو جاتا ہے۔ آگ سے سلامتی ہو جاتی ہے لیکن اگر نہیں سلامتی تو فتنہ کے بعد نہیں۔ کوئی نظیر نہیں بتلائی جا سکتی کہ فتنہ کے بعد کوئی قوم سلامت رہی ہو۔

پھر حیرت ہے باوجود یہ جانتے ہوئے کیسے لوگ فتنہ اندازی سے نہیں ڈرتے مگر حقیقت یہی ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ فتنہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ فتنہ نے کسی قوم کو سلامت

باقی صفحہ 7 پر

یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

(جلسہ سالانہ ربوہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاءُ الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24- احسان 1376 ہش   24- جون 1997ء

مدد صرف خدا تعالیٰ سے مانگیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کچھ باتیں تو ساری دنیا کی بہتری کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ ان باتوں کے مخاطب جہاں دوسرے لوگ ہیں وہاں احمدیہ جماعت کے افراد بھی ہیں۔ لیکن متعدد باتیں ایسی ہیں جو خاص طور پر اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائی ہیں اگرچہ وہ باتیں جو ساری دنیا کی بہبود کے لئے ہیں ان پر بھی عمل پیرا ہونا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ وہ باتیں جو خاص طور پر اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمائی ہیں وہ ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا:-

"ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے۔ طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں موجود ہیں۔ بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں۔ اس دنیا میں بھی جہنم ہو سکتا ہے۔ اور بڑے بڑے مصائب آسکتے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آسکتا۔ اور کوئی شریک ہمدردی نہیں کر سکتا جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے۔ اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دور نہ کرے۔ اسی واسطے ہر ایک کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے"

خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا اور کسی حالت میں بھی اس کو نہ بھلانا یہ ایسی بات ہے کہ ہے تو ساری دنیا کے لئے لیکن جو لوگ اپنے قریب ہو جاتے ہیں جو لوگ بیعت کرکے حضرت صاحب کی جماعت کے فرد شمار کئے جاتے ہیں ان کا زیادہ خیال رکھنے کے باعث حضرت صاحب نے یہ بات کھل کر بیان فرمائی ہے کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھے اور اسی سے مدد مانگتا رہے۔ جب کسی دوسرے سے مدد مانگے گا تو کہا جا سکتا ہے کہ اس نے خدا کو بھلا دیا ہے۔ کیونکہ اصل مدد تو خدا کی طرف سے آتی ہے کوئی دوسرا انسان کسی کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ کسی ہمدردی کا اظہار نہیں کر سکتا۔ کوئی دستگیری نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں یہ بات نہ ڈالے کہ وہ ایسا کرے اور پھر ایسا کرنے کی اسے توفیق عطا فرمائے۔

پس یہ بات کہ خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھا جائے بار بار حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے سامنے پیش کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ آخر انسان اس دنیا میں ہے ہی کیا۔ اس کی ہستی لاشئے کی طرح ہے خدا تعالیٰ چاہے تو ایک لمحے میں اسے فناء کر سکتا ہے۔ اس کے پاس بڑے بڑے ساز و سامان ہوں س کے پاس بڑے بڑے طاقت ور دوست موجود ہوں اس کے پاس بہت بڑا عہدہ موجود ہو۔ یکن ان میں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے اظہار میں آڑے آسکے۔ خدا تعالیٰ زندگی عطا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ انسان کو فنا بھی کر سکتا ہے۔ پس اگر انسان اس بات کو مد نظر رکھے تو وہ کبھی بے خوف اور نڈر نہیں ہو گا۔ وہ کبھی یہ نہیں سمجھے گا کہ اس کو کون دیکھنے والا ہے۔ اس کی کون پرسش کرنے والا ہے۔ کون اس کا حساب لے سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا حساب لیتا ہے اور اس کے مطابق اس کی جزا اور سزا تجویز ہوتی ہے۔ اور جب صرف خدا ہی ایسا کر سکتا ہے تو انسان خدا تعالیٰ کو بھول کر امن کی زندگی کیسے بسر کر سکتا ہے۔ انسان خود بھی اپنی مصیبت دور نہیں کر سکتا اور دوسرے لوگ بھی جب تک خدا تعالیٰ انہیں توفیق نہ دے' ان کے دل میں نہ ڈالے' وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

پس سب سے ضروری بات یہ ہے کہ انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پختہ رہے یہ نہیں کہ کبھی خدا تعالیٰ کا خیال آگیا تو دعا کر لی اور کبھی خیال نہ آیا تو دعا کے قریب بھی نہ گئے یہی سمجھا کہ میرا یہ کام فلاں شخص بخوبی کر سکتا ہے اور یہ بات نہ دل میں آنے دی کہ وہ شخص بھی خود اسی صورت میں کام کر سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس کے دل کو ایسا کام کرنے کی طرف مائل کرے اور اسے توفیق عطا کرے۔ پس یہ وہ ارشاد ہے جو حضرت صاحب نے خاص طور پر اپنی جماعت کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے حضرت صاحب کے اکثر ارشادات ساری دنیا کے لئے ہیں۔ آپ ساری دنیا کو راہ راست پر لانا چاہتے تھے۔ آپ ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر کرنے کی تگ و دو کرتے رہے لیکن جن لوگوں نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی ان کے ساتھ چونکہ ہمدردی زیادہ ہو جاتی ہے ان کا زیادہ خیال رکھنے کا موقعہ ملتا ہے اسی لئے آپ نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت کو متوجہ کیا۔ فرمایا ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے۔

پس آپ غور کریں جو بات اس طرح کہی جائے اس کی طرف ہمیں کتنی توجہ دینی چاہئے اور ہمیں کس کس طرح ہر حال میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے۔ اپنی مصیبتوں اور دکھوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا چاہئے کیونکہ وہی ایک ایسی ہستی ہے جو ہماری مصیبتیں دور کر سکتی ہے اور ہمارے دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔ حضرت صاحب تو فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں بھی جہنم ہو سکتا ہے جب انسان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے تو اس میں کیا شک ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم میں محسوس کرتا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو جہنم میں محسوس کرتا ہے اس کی کوئی اور دستگیری کیا کرے گا۔ کون سا ایسا شخص ہے جو از خود اس کی ہمدردی کرنے پر مائل ہو۔ اور ہمدردی کا ہاتھ بڑھائے وہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے یہ امید رکھ سکتا ہے کہ وہ اسے اس کے دکھوں اور مصیبتوں کے جہنم سے نکالے۔

پس آیئے ہم اس قسم کے تمام ارشادات کو اپنے سامنے رکھنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اس دنیا میں صرف سانس لینا تو کافی نہیں ہے اگر انسان کو اس دنیا میں زندہ رہنا ہے تو اسے زندوں کی طرح زندہ رہنا چاہئے اور ایسا وہ صرف اس صورت میں کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو۔ وہ ہر وقت خدا کی طرف نظر رکھے۔ اگرچہ وہ دوسروں کے ہاتھ بھی دیکھے گا کہ وہ آگے بڑھتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں لیکن اسے یہ نہیں بھولنا چاہئے۔ کہ ان کے دل میں بھی خدا تعالیٰ ہی نے ہمدردی ڈالی ہے۔ حضرت صاحب نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ماں کے دل میں جو اپنے بچے کے لئے ہمدردی ہوتی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی ایک دین ہے۔ خدا تعالیٰ ماں کے دل میں ہمدردی پیدا کرتا ہے۔ ماں کے دل میں مامتا پیدا کرتا ہے۔ اور وہ بغیر کسی عوض کے اپنے بچے سے پیار بھی کرتی ہے اور اس کی خدمت بھی کرتی ہے۔

پس ہر موقعہ پر ہمیں خدا تعالیٰ ہی کی طرف جھکنا چاہئے اور اسی سے مدد مانگنی چاہئے پھر وہ مدد جس طریق سے چاہے ہمیں عطا کرے۔ کبھی کسی شخص کو وہ آگے لے آئے گا۔ کبھی کسی اور شخص کو۔ اور کبھی بغیر معلوم ہونے کے ہمارے دکھ اور درد دور ہو جائیں گے۔ پس اس قسم کے ارشادات خاص طور پر ہمارے لئے قابل عمل ہیں اور واجب العمل ہیں۔ ہمیں ان کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ان پر عمل کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تیرا پندار ترے سر کو نگوں کر دے گا
بن بتائے تیرے احوال زبوں کر دے گا
بے کسوں پر جو کبھی دست درازی ہوگی
غیب کا ہاتھ تمناؤں کا خوں کر دے گا
تو نہ سمجھا تو تری بات بگڑ جائے گی
وقت حالات کی سنگینی فزوں کر دے گا

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطبہ فرمودہ 16 دسمبر 1994ء میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے دلچسپ، معلوماتی، مفید، متنوع پروگراموں کے سلسلے میں فرمایا:-

ہومیو پیتھک کے لیکچرز ہیں جن لوگوں نے مختلف ملکوں میں سنے ہیں اور ہومیو پیتھی کا کام شروع کر دیا ہے ان کی طرف سے بہت ہی خوش کن اطلاعیں مل رہی ہیں اور وہ لکھتے ہیں بعض کہ ہمیں تو سکون مل گیا ہے زندگی میں۔ کہیں رات کے وقت بچہ بیمار ہوتا ہے کہیں بھاگے پھرتے تھے ڈاکٹر کو فون کرتے، کہیں اخراجات اٹھتے تھے، کہیں ویسے یہ مصیبت تھی اور پھر ہسپتالوں میں ڈال کے وہ کئی کئی ٹیسٹ کرتے تھے اب ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریق پر ہومیو پیتھک شروع کی ہوئی ہے اور اب ضرورت ہی نہیں رہتی باہر جانے کی۔ بعض مثالیں دیتے ہیں کہ فلاں بچے کو یہ تکلیف ہوئی یہ دوائی دی ٹھیک ہو گیا اور بعض دوسروں کا علاج شروع کر چکے ہیں۔ تو علاج کا جو فن ہے یہ بہت ہی اہم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو دینی علم کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔

"العلم علمان علم الادیان و علم الابدان" علم تو دو ہی ہیں یا دین کا علم ہے یا بدنوں کا علم۔ اور پرانے مفسرین نے اس کا ترجمہ طبی علوم کے طور پر کیا ہے۔ میں اس کو وسیع کرتا ہوں میرے نزدیک بدن میں صرف طب ہی نہیں بلکہ Matters کا علم جو ہے، سائنس، تمام وہ علوم جو میٹرز سے تعلق رکھتے ہیں ان کو ایک طرف بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور وہ تمام علوم جو تصورات کی دنیا سے اور عقائد سے اور دین سے تعلق رکھتے ہیں ان کو علم الدین کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ تو ہم نے ہر چیز سکھانی ہے دنیا کو۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ غریب انسانیت کی شدید ضرورت ہے کہ اسے اپنا روزمرہ کی ضرورت کا سستا علاج سکھایا جائے۔ اتنی تکلیف میں ہے دنیا کہ تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ غریبوں کی کیا حالت ہو گی۔ اپنے گھر میں جب کوئی بیمار ہو اس وقت سمجھ نہیں آتی ہے کہ کیسے سارا گھر بے چین ہو جاتا ہے اور اللہ کا احسان ہے کہ ہومیو پیتھک کے علم کی وجہ سے نہ مجھے باہر بھاگنا پڑتا ہے نہ بچوں کو جانا پڑتا ہے۔ ہر روز عام ضرورتیں خدا کے فضل سے پوری ہو جاتی ہیں۔ کبھی کسی اینٹی بائٹک کی ضرورت نہیں پڑتی اور اگر ہمارے گھر نہیں پڑتی تو آپ کے گھر کیوں پڑے۔ ہم بھی تو ایک ہی چیز ہیں۔ یعنی ہر احمدی کے گھر میں چاہتا ہوں ویسا ہی سکون میسر آئے جیسا اللہ کے فضل سے میرے گھر میں ہے اور سب جگہ ہم بغیر خرچ کئے اپنی ضرورتیں بھی پوری کریں اور ماحول کی ضرورتیں بھی پوری کریں۔ یہ گھر تک تو پھر فیض نہیں رہا کرتا پھر تو اس فیض نے پھیلنا ہی پھیلنا ہے اور اب سب دنیا میں ایسے مریض ہیں جو مجھ سے علاج کروا رہے ہیں اور ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ اب اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو، مجھ سے سیکھو اور خود اپنا بھی علاج کرو اور اپنے ماحول میں بھی غریبوں کا علاج کرو۔

یہ اتنا اہم ذریعہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم (اللہ نے چاہا تو) اپنے روحانی انقلاب میں بہت مدد لے سکتے ہیں۔ یہ دو علم، دو گاڑی کے پہیوں کی طرح اکٹھے چلیں گے۔ آپ دعوت الی اللہ کرتے ہیں، تربیت کے کام کرتے ہیں اس کے ساتھ آپ کو خدا تعالیٰ نے شفا کا علم عطا کیا ہے اور شفا آپ کے ہاتھوں میں رکھ دی ہے یعنی یہ اگر تصور میں پیش کر رہا ہوں (اللہ نے چاہا تو) ایسا ہی ہو گا۔ یہ جو صورت حال ہے یہ دعوت الی اللہ کے اور دینی سفر کے معاملے میں بہت زیادہ ممد ہے اور ویسے بھی دکھتی ہوئی انسانیت کے لئے یہ خدمت کرنا اس واسطے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر ہمیں چین نہیں آسکتا۔ وہ شخص جو حساس دل رکھتا ہو اگر اس کے بچے بیمار ہوں اس کو تکلیف ہو اور وہ دور کر لے اور باقی لوگوں کا کچھ نہ ہو تو اسے چین کیسے آسکتا ہے۔ بہت سے کہیں گے کہ ہاں آتا ہے یہی ہو رہا ہے (-) یہ پروگرام صرف احمدیوں کی سہولت کی خاطر جاری نہیں کیا گیا بلکہ تمام دنیا کی سہولت کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

امریکہ جیسے امیر ملک میں یہ صحت کا نظام ایک اتنا اہم مسئلہ بن چکا ہے کہ اس پر حکومتیں بن سکتی ہیں اور ٹوٹ سکتی ہیں اور ابھی جو کلنٹن کو یعنی ان کی پارٹی کو ایک بھاری شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس میں دراصل صحت کے معاملے میں ان کی دخل اندازی تھی جو بعض دولت مندوں کو پسند نہیں آئی۔ انہوں نے اچھی کوشش کی تھی لیکن ان کی صحت بھی دولت مندوں کے قبضے میں جا چکی ہے اور بڑے بڑے مافیا بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کلنٹن کو سبق سکھایا کہ خبردار جو ہماری کمائی کے ذرائع پر تم نے نظر ڈالی۔ ملک مرتا ہے تو مرتا پھرے ہمارے نظام میں تمہیں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ یہ ان کا پیغام جو سب سمجھ رہے ہیں امریکہ والے۔ یہ کلنٹن اور ان کی پارٹی کو دے دیا گیا مگر ہومیو پیتھی کے معاملے میں بڑے سے بڑا دولت مند بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایک غریبانہ علاج ہے اور ایک طوعی کوشش ہے صرف امریکہ کی جماعت کو یہ دیکھنا ہو گا کہ قانونی تقاضے ایسے پورے کرے کہ جس کے نتیجے میں وہاں مقدمہ بازیاں نہ ہوں اور جہاں تک میرا علم ہے اگر کوئی مفت علاج کیا جائے تو پھر اس کو مقدمے میں نہیں سیڑا جا سکتا اگر کوئی پیسے وصول نہ کرے۔ اس پہلو سے وہاں کے قانون کا مطالعہ کر کے جماعت امریکہ کو بھی کینیڈا کو بھی یہ آگے قدم بڑھانا چاہئے اور مجھے مطلع کرنا چاہئے کہ کس طریق پر ہم وہاں غریبوں کی خدمت کر سکتے ہیں کہ خدمت کرنے والوں کی خدمت کی جزا تو نہیں ملے گی نہ ہم اس کی توقع رکھتے ہیں۔ خدمت کی سزا نہ ملے۔ بعض ملکوں میں خدمت کی بھی سزا ہو جاتی ہے اپنے اپنے رنگ ہیں۔ اب امریکہ میں خدمت کی یہ سزا مل سکتی ہے کہ کوئی مریض اچھا نہ ہو اس کی حالت بگڑ جائے تو وہ مقدمہ کر دے کہ مجھے دس لاکھ ڈالر دلواؤ۔ تم نے میرا علاج کیا تھا اور اب میں اگر کہیں اور جاتا تو ٹھیک ہو جاتا۔ تو خدمت کی سزائیں نیک دل خدمت کرنے والوں کو کسی نے کسی طریقے سے مل بھی جاتی ہیں۔

تو ان ملکوں میں قانون بہت آگے بڑھ چکے ہیں، پیچیدہ ہو چکے ہیں، اس لئے ایسے معاملات میں باقاعدہ ماہر فن سے مشورہ کرنے کے بعد ایک طریق کار طے کرنا ہو گا اور یہ پروگرام تو اب شروع ہو جائیں گے جن سے اتنا تو فائدہ ہو گا کہ لوگ ایک مہنگے ملک میں غریب احمدی اپنے علاج خود کر سکیں۔

اس کے علاوہ اب بھی بہت سے پروگرام ہیں جن کے متعلق میں جماعت کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ جلدی کریں اور اپنے اپنے ملکوں کے پروگرام بنا کے بھیجیں لیکن جہاں تک مرکزی پروگراموں کا تعلق ہے جو میرے ذہن میں ہے جماعت کی تربیت کے لئے ان میں ایک پروگرام جو اب عنقریب داخل ہو رہا ہے وہ کھانا پکانا ہے۔ کھانے پکانے کے متعلق آپ پروگرام دیکھتے رہتے ہیں مگر ان پروگراموں میں اور احمدیہ پروگراموں میں وہی فرق ہو گا جو ہمارے ہر دوسرے پروگرام میں ہوتا ہے۔ ہم گہری نظر سے ضرورت مند کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر پروگرام بناتے ہیں۔ اس پہلو سے غریبوں کے کھانے کا کوئی پروگرام نہیں ملے گا آپ کو۔ ٹیلی ویژن چاہے پاکستان کی ہو یا باہر کی ہو اگر کھانے کے پروگرام آتے ہیں تو ایسے ایسے امیرانہ ٹھاٹھ کے پروگرام آتے ہیں کہ بھاری اکثریت جو غرباء کی ہے ان بے چاروں کو صرف تکلیف ہی پہنچتی ہے یہ امیر بڑے بڑے نخرے کر رہے ہیں پتہ نہیں کیا کیا کھاتے پھرتے ہیں ہمیں تو برتن خریدنے کی بھی توفیق نہیں ہے۔

تو یہاں جو لجنہ کی ٹیم بنائی گئی ہے، لجنہ کی تو نہیں یعنی خواتین کی ٹیم بنائی گئی ہے، اس میں میری بچیاں بھی شامل ہیں ان کو میں نے دو تین ملاقاتوں میں اچھی طرح سمجھایا ہے کہ آپ بے شک شوق پورے کر لیں دوسرے کھانے بھی سکھائیں، مہنگے کھانے بھی سکھا دیں مگر لازماً اس بات پر زور دینا ہے کہ غریب کے گھر کا بجٹ ملحوظ رکھ کر اس کو بتائیں کہ وہ اتنے ہی خرچ میں بہتر لذت کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ کھانے کا تعلق صرف دولت سے نہیں ہے کھانے کا تعلق ذوق اور سلیقے سے بھی ہے۔ امیر سے امیر گھر میں بھی اگر سلیقہ نہ ہو تو ایسے خوفناک کھانے پکتے ہیں کہ صاحب ذوق کے لئے ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ اس لئے کھانا پکانے کا سلیقہ ٹھیک ہو جائے تو بعض دفعہ ایک معمولی قیمت کی چیز بھی بہت اچھی لگنے لگ جاتی ہے۔ ایسا کئی دفعہ ہوا ہے کہ ہمارے ہاں دال بھی پکی ہوئی تھی اور مچھلی یا مرغا وغیرہ بھی تھا لیکن میں نے دال ہی کھائی ہے۔ کوئی قربانی نہیں تھی، کوئی فقیرانہ انداز نہیں تھا بلکہ طبعاً مجھے اچھی لگ رہی تھی وہ اتنی اچھی تھی کہ اس کے مقابل پر نہ مرغا کام آرہا تھا نہ مچھلی کام آرہی تھی تو انسان کو اپنے ذوق کے مطابق ہی کھانا کھانا چاہئے اگر میسر ہو۔ سو اس طرح غرباء کو بھی ایسے طریقے سکھائے جا سکتے ہیں کہ ان کے مینو بنائیں اس کے متعلق میں کافی ان کو باتیں بتا چکا ہوں کہ اس طرز کے مینو بنائیں یہ چیزیں داخل کریں اور پھر اور کچھ نہیں تو روٹی اچھی پکانے کا طریقہ ضرور سکھائیں۔ روٹی کی مختلف قسمیں پکانی سکھا دیں۔ کیونکہ میں نے تجربے سے دیکھا ہے بعض دفعہ شکار پر، بعض دفعہ ویسے بھی، اگر روٹی اچھی ہو تو محض نمک مرچ اوپر لگا کر جو مزہ آتا ہے وہ برے پکے ہوئے سالن کے مقابل پر بہت زیادہ ہوتا ہے اور پیاز سے بھی بڑا مزہ آجاتا ہے۔ چٹنیوں سے روٹی کئی دفعہ ہم نے کھائی ہے کچھ اور سالن نہیں کھایا جو اس کا لطف ہے وہ اپنا ایک لطف ہے لیکن روٹی اچھی ہونی چاہئے اگر روٹی بدمزہ ہو تو پھر سارا سالن بھی خراب ہو جاتا ہے۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر ان کو ہمیں سمجھانا ہے اور اس سلسلے میں جماعت پاکستان سے خصوصیت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مختلف ٹیمیں بنا کر مختلف غرباء کے گھر میں جائیں یہ دیکھیں کہ ان کے پاس روزمرہ پکانے کی ضرورتیں بھی مہیا ہیں یا نہیں اور ان کے گھر کی اکانومی بنانے میں مددگار ہوں۔

ہماری تمام ذیلی تنظیمیں بعض علاقے اپنے اپنے سپرد کر کے بعض جگہ چند ماڈل کے گھر بنائیں لیکن یہ لازم شرط ہے کہ روپے پیسے کے زائد استعمال کے بغیر ان کے بجٹ کے اندر ان کو صاف ستھرا رہنے کا سلیقہ اور اپنے بجٹ کو مناسب طریق پر اس طرح بنانے کا سلیقہ سکھانا ہے کہ دال کڑھی اور کئی قسم کی چیزیں، سبزیاں ہیں ان کے شوربے وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں سکھائی جائیں۔ اب دال جب میں نے ان کو کہا کہ دال پہ زور دیں یعنی دال کی مختلف قسمیں بھی سکھائیں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر مجھے یہ بتایا گیا کہ پاکستان میں تو دال اتنی مہنگی ہو گئی ہے کہ اب یہ امیروں کا نخرہ ہو گیا ہے تو میں نے کہا کہ آخر غریب کچھ تو کھاتے ہیں لیکن میں نے ان کو بتایا کہ آپ کا یہ اعتراض ویسے درست نہیں ہے۔ کیونکہ دال میں ایک خوبی ہے کہ اسے جتنا پتلا کر لو پھر بھی مزیدار رہتی ہے۔ میں نے خود بنگلہ دیش میں ایک غریب احمدی گھر میں چاول اور دال اس طرح کھائے ہیں کہ بالکل پتلی دال تھی نام کا رنگ تھا لیکن نمک مرچ کی مناسبت کی وجہ سے ایک دو خوشبوئیں ڈالی ہوئی تھیں اس سے مزہ بہت اچھا تھا اور دال چاول کا اچھائیں مزیدار کھانا بن گیا تھا تو عقل استعمال ہونی چاہئے سلیقہ استعمال ہونا چاہئے۔ ہم نے چیلنج یہ قبول کر لینا ہے اور اس چیلنج کا حق ادا کرنا ہے کہ دولت کی کمی کے باوجود روزمرہ کے گھروں میں کچھ بشاشت پیدا کریں۔ روزمرہ کے غریبانہ گھروں کے دستور میں کچھ

ایک اچھی بات

ہمیں حسد سے بچنا چاہئے کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو۔

بشاشت کے سامان پیدا کر دیں۔ کچھ سہولت پیدا کر دیں وہ پیسہ ضائع کرنے کی بجائے اسے اچھے مصرف میں لے کے آئیں۔ اور جہاں تک دالوں کے مختلف پکانے کے طریق ہیں بعض تو آپ نے سنا ہوگا محاورہ "یہ منہ اور مسور کی دال" یعنی ایک نواب تھا یا بادشاہ وہ کہانیوں میں تو مختلف نام آتے ہیں اس نے ایک اعلیٰ فن دار باورچی سے اس کی اپنی مرضی کا کھانا پکانے کو کہا کہ لا کے دکھاؤ پھر میں تمہیں نوکر رکھوں گا۔ اپنی مرضی کا جو تمہیں پسند ہے پکا کر لاؤ۔ اس نے مسور کی دال پکائی لیکن اس پر اتنا زیادہ خرچ دوسرا کر دیا۔ کچھ زعفران کچھ دوسری چیزیں ڈالیں کہ جب وہ اس نے پیش کی تو نواب صاحب نے ابھی چکھی ہی نہیں تھی کہ اتنے میں اس کا سیکرٹری یا مال کا منتظم بولا کہ سرکار آپ اس دال کی طرف نہ جائیں اس ظالم نے اتنا خرچ کروادیا ہے کہ بہت مہنگا ڈش بن گیا ہے۔ تو نواب صاحب نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیا حرکت ہے۔ کہتے ہیں اس نے دال کا پیالہ اٹھا کر باہر ایک ٹنڈا درخت تھا اس پر پھینک دیا اور کہا کہ "یہ منہ اور مسور کی دال" یعنی مسور کی دال کھانے والے بھی تو مونہہ ہونے چاہئیں تمہیں تو یہ بھی توفیق نہیں۔ کہانی میں لطیفے کے طور پر بتایا جاتا ہے کہ وہ سوکھا ہوا درخت جہاں دال پڑی وہاں سے ہرا ہو گیا۔ تو کھانا پکانے کا سلیقہ ہوتا ہے یہ سلیقے سکھانے ہیں۔ سبزیوں کا موسم آتا ہے تو بعض سبزیاں بہت سستی ہو جاتی ہیں۔ ہٹ کر خریدیں تو عام سبزیاں بھی اتنی مہنگی ہوتی ہیں کہ ہاتھ نہیں پڑ سکتا۔ جب غریبوں کو آپ سبزیوں کا کہیں گے تو انہیں یہ بھی بتائیں کہ اچھے موسم ہیں، بھرے ہوئے موسم میں جب سبزیاں پھینکی جا رہی ہوں۔ اس وقت آپ خشک کر کے ان کو کسی طریقے سے سنبھال سکتے ہیں کہ دوسرے وقت میں آپ کے کام آئیں۔ اس کا بھی ایک باقاعدہ پروگرام بنا کر اس پر عمل درآمد کرانا ہوگا اور ماہرین کو اس میں محنت کرنی پڑے گی جو فوڈ کے ماہرین ہیں مثلاً کھانے کے فن سے تعلق رکھنے والے سائنس دان جماعت میں ملتے ہیں ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر مختلف سبزیاں کس طرح پیش کی جا سکتی ہیں۔ اب کریلے کو اس طرح پکایا جا سکتا ہے کہ سارا گھر کڑوا ہو جائے اور اس طرح بھی پکایا جا سکتا ہے کہ اس کے مزے سب موجود ہوں۔ کڑواہٹ صرف اتنی ہو کہ یاد رہے کہ کریلا ہے۔ تو یہ کیوں نہ سکھائیں ہم سب کو۔ چٹنیاں بنانی کیوں نہ سکھائیں۔ تو یہ وسیع پروگرام ہے جس پر عمل درآمد شروع ہو رہا ہے۔ اب ان کے ترجموں کی کچھ مشکل ہے۔

نہ ابھی تک ہومیو پیتھک کی کلاسز کے پروگراموں کے ترجمے ہو سکے ہیں پورے نہ روزمرہ کے گھنٹوں کے پروگراموں کے ایسے ترجمے ہو سکے ہیں کہ انہیں مستقل ہر زبان میں جاری کیا جا سکے۔ اس پروگرام کے ترجمے کی ضرورت پیش آئے گی پھر ان میں افریقن پروگرام بھی چاہئیں اور چائینز پروگرام تو یہاں ہی ہو جائیں گے لیکن افریقہ کے مختلف ملکوں کو یا فار ایسٹ میں جو ہمارے احمدی پھیل رہے ہیں جن ممالک میں ان کے کھانوں کے' انڈونیشیا کے کھانوں کے پروگرام بھی ہونے چاہئیں۔ تو آپ سب لوگوں کو بہت کام کرنا ہے اپنے اپنے ملکوں میں پروگرام بنائیں اور وہ بھجوائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس ٹیلی ویژن کے پروگرام کو صرف دلچسپی کا موجب نہ بنائیں بلکہ بہت ہی مفید اور کار آمد پروگرام بنا دیں کہ دشمن بھی مجبور ہو اس ٹیلی ویژن کو دیکھنے پر۔ اس سلسلے میں امریکہ میں ایک جماعت میں ایک کام دے کے آیا تھا ابھی تک مجھے اس کی اطلاع نہیں ملی ہمارے بھانجے ہیں مرزا مغفور احمد صاحب ڈاکٹر ہیں' انہوں نے مجھے بتایا کہ اب یہاں نیا تجربہ ہوا ہے کہ مثلاً مکئی کے کھیت ہیں ان میں ٹانڈوں کو کھڑا رہنے دیا جاتا ہے اور چھلیاں اتار کر استعمال کر لیتے ہیں اور جب اگلا موسم آتا ہے کاشت کا اس وقت تک وہ گل سڑ کر ویسے ہی نیچے گر چکے ہوتے ہیں۔ صرف ایک ہل دیتے ہیں اور بیج پھینک دیتے ہیں کوئی دوسرا ہل نہیں دیتے کوئی سہاگہ نہیں دیتے اور اس کے باوجود وسیع پیمانے پر تجربے ہوئے ہیں کہ اوسط دوسرے طریق سے گری نہیں ہے۔ اب پاکستان جیسے غریب ملک میں اور ہندوستان جیسے غریب ملک میں اور بنگلہ دیش جیسے غریب ملک میں جہاں ٹریکٹر کے اخراجات بے شمار ہیں وہاں اگر ان طریقوں کو نمونہ" جاری کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی سہولتیں مہیا ہو سکتی ہیں۔ یہ لمبی بحث کا اب وقت بھی نہیں ہے لیکن پوری طرح میں نے معاملے کو سمجھ لیا ہے اور تحقیق کی ہے اور اس میں ایک حکمت ہے ان سے میں نے کہا کہ آپ بنائیں پروگرام۔ ان فارموں کے زمینداروں کے پاس جائیں ان فارمز میں پہنچیں اور بنا کے ہمیں بھجوائیں احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے تاکہ پاکستان اور غریب ملکوں میں ایک نیا طریقہ کم قیمت پر اچھی کاشت کا سکھا دیا جائے اور یہ جو علاقے ہیں جن کی میں بات کر رہا ہوں یہاں اوسط پیداوار (70) من فی ایکڑ ہے ایک ہل کے ساتھ اور ہمارے ہاں دس دس ہلوں کے بعد بھی بمشکل تیس پینتیس من تک پہنچتی ہے تو کہیں کہیں بہت بھی بڑھ جاتی ہے لیکن میں عموماً بات کر رہا ہوں اوسط تو تیس من بھی نہیں ہوتی۔

تو ایسے بہت سے دلچسپ پروگرام ہیں مختلف ملکوں میں جو تجربے ہو رہے ہیں۔ پانی کی بچت کیسے کی جا سکتی ہے۔ باغوں کو کس طرح بہت تھوڑے پانی میں عمدگی کے ساتھ پالا جا سکتا ہے۔ یہ سارے ایسے کام ہیں جن میں ہمارے کہیں بعض احمدی بھی ریسرچ کر رہے ہیں تو ان کو کہہ چکا ہوں ان کی طرف سے بھی آنے چاہئیں اور آپ سب کو دنیا میں جتنے احمدی جہاں جہاں بھی ہیں کوئی ایسی چیز معلوم ہو جس کو وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مشترک کر کے اپنے فیض کو عام کر سکتے ہیں۔ یعنی جس علم میں بھی کوئی خاص بات دیکھیں جس میں دوسروں کو فائدہ ہو سکتا ہو اس کو عام کریں اپنے تک نہ رکھیں۔ اور اس ضمن میں مرکزی طور پر جماعتوں کا کام ہے کہ اچھے ٹیلی ویژن پروگرام بنا کر وہ پروگرام ہمیں بھجوائیں۔ تو یہ باتیں تو بہت زیادہ کرنے والی

باقی صفحہ 7 پر

حفیظ احمد شاہد۔ مربی سلسلہ

موٹاپا اور ورزش

اکثر لوگ اپنے موٹاپے کو ورزش نہ کرنے کا عذر بنا لیتے ہیں کہ وہ موٹاپے کی وجہ سے ورزش نہیں کر سکتے اگرچہ یہ لوگ دبلے پتلے لوگوں کی طرح کچھ خاص کھیلوں اور ورزشوں میں حصہ نہیں لے سکتے تاہم ورزش ان کو نہ صرف بہت جلد وزن کم کرنے اور جسمانی طور پر چست و توانا بنانے میں بہت مدد دیتی ہے بلکہ باقاعدہ ورزش کی عادت سے وہ موٹاپے سے بھی مکمل نجات حاصل کر سکتے ہیں تاہم کوئی بھی ورزش شروع کرنے سے پہلے آپ ڈاکٹر سے مکمل چیک اپ کروالیں کہ آیا آپ کا بلڈ پریشر نارمل ہے اس کے علاوہ بلڈ کولیسٹرول بھی چیک کروائیں نیز کیا آپ کے پھیپھڑے دل اور جوڑ صحیح کام کر رہے ہیں۔

موٹے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی ورزشوں کا انتخاب کریں جو مکمل طور پر محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے وزن کو کم کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوں اس کے ساتھ کسی ایسے صحت مند مشغلے کو بھی اپنائیں جو مثبت جسمانی تگ و دو کا باعث ہو مثلاً باغبانی وغیرہ آپ اپنے روزمرہ کے معمولات میں مثبت تبدیلیاں لائیں۔ روزانہ سیر کرنا آپ کے لئے بہترین اور محفوظ ترین ورزش ہے اس سے آپ کی کمر اور جوڑوں خاص طور پر ٹخنے کے جوڑ گھٹنے اور کولہے کے جوڑ پر دباؤ نہیں پڑتا۔

دوڑنا یا جاگنگ آپ کے لئے مناسب نہیں کیونکہ دوڑ لگانے سے جب ایڑھی زمین سے ٹکراتی ہے تب آپ کے جوڑ دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے چوٹ اور مختلف پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جاگنگ کرنے سے موٹے افراد سب سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں اس کی بجائے تیز سیر کرنا اپنا معمول بنائیں اس سے نہ صرف آپ کا دل اور پھیپھڑے فعال ہوں گے بلکہ آپ کا وزن بھی معمول پر آنا شروع ہو جائے گا اس لئے جہاں تک ممکن ہو پیدل چلنے کو ترجیح دیں۔ بعض افراد موٹاپے سے تنگ آ کر سخت قسم کی ورزشیں شروع کر دیتے ہیں خوراک ختم کر دیتے ہیں تاکہ جلد دبلے ہو جائیں یاد رکھیں سخت ورزشیں اور اس طرح یک دم خوراک کو ترک کرنا آپ کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں آپ ورزش کا آغاز ہلکی سیر سے کریں نیز تیراکی آپ کے لئے اچھی ورزش ہے جس سے آپ کا وزن بھی جلد کم ہوگا اور آپ کے جسمانی اعضاء پر کسی قسم کا دباؤ بھی نہیں پڑے گا۔

یاد رکھیں کہ سیر کرتے وقت ہمیشہ آرام دہ اور نرم جوتا پہنیں۔ جس کا سول نرم ہو۔ ہموار اور نرم زمین پر چلنے کی کوشش کریں تاکہ ممکنہ دباؤ سے محفوظ رہیں' باقاعدہ' ورزش کی عادت آپ کے جسم سے چربی کم کرنے میں کافی حد تک معاون و مددگار ثابت ہوگی اس لئے کم از کم ہفتہ میں تین دن ضرور تیس تیس منٹ صبح کو سیر کرنی چاہئے۔

بعض اوقات کچھ افراد ورزش کرنے کے بعد زیادہ بھوک محسوس کرتے ہیں ایسی صورت حال میں ان کو چاہئے کہ حراروں کا استعمال نہایت سوچ سمجھ کر کریں اور اپنی غذا میں پھل سبزیاں اور ریشہ دار غذاؤں کا استعمال زیادہ کریں نیز ایسی غذا کھائیں جن میں حرارے کم ہوں یاد رکھیں کہ وزن کم کرنے کے لئے آپ کو ورزش کے ساتھ اپنے کھانے پینے کی عادات میں بھی نمایاں تبدیلیاں لانی ہوں گی۔

اگر آپ کا وزن بہت زیادہ ہے کہ تھوڑا سا پیدل چلنے پر بھی آپ کا سانس پھول جاتا ہے تب ضروری ہے کہ آپ ہلکی سیر سے اپنی ورزش کا آغاز کریں اور اگر ممکن ہو تو کچھ دیر تیراکی بھی کریں۔ اور اس کو جاری رکھیں جب تک کہ آپ کا وزن تھوڑا کم نہ ہو جائے اور آپ کی جسمانی فٹنس میں تھوڑا اضافہ نہ ہو جب آپ جسمانی طور پر نسبتاً چست ہو جائیں تو آپ مختلف مشاغل اور ہلکی پھلکی کھیل وغیرہ میں حصہ لے سکتے ہیں نیز اپنے سیر کرنے کا فاصلہ اور رفتار رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں تاہم احتیاط کریں اور اپنے آپ کو بہت زیادہ تھکا دینے والے مشاغل اور لمبی سیر سے گریز کریں۔

رفتہ رفتہ جب آپ کی جسمانی فٹنس بڑھے گی تب آپ باقاعدہ ورزش کا آغاز کر سکتے ہیں اس سے آپ کی صحت و تندرستی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا پہلے پہل آپ جو تھکاوٹ اور سانس پھول جانے کی علامات محسوس کرتے تھے اب آپ محسوس کریں گے کہ کافی دیر تک ورزش اور کام کر سکتے ہیں نیز آپ اپنے آپ کو زیادہ چست محسوس کریں گے۔ اگر کچھ عرصہ سیر کرتے رہنے کے باوجود آپ کا وزن بالکل کم نہیں ہوا تو افسردہ ہرگز نہ ہوں سیر کو باقاعدگی سے جاری رکھیں اس سے آپ کے جسم کی اضافی چربی ختم ہو جائے گی اور آپ اپنی جسامت میں نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے۔ اگر آپ اپنی خوراک میں نمایاں تبدیلی نہیں لا سکتے تو 30 منٹ کی تیز سیر روزانہ کرنے سے آپ اپنے آپ کو چاق و چوبند بنا سکتے ہیں۔

نادان انسان کیا یہ سمجھتے ہیں کہ انعام الہٰی کی ناقدری کرنے سے ہم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ دنیوی حکومت میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی حاکم کا حکم آجاوے اور پھر رعایا اس حکم کی تعمیل نہ کرے تو سزایاب ہوتی ہے۔ نہ ماننے والوں کا آرام رنج سے اور ان کی عزت ذلت سے متبدل ہو جاتی ہے۔ پھر اگر کوئی احکم الحاکمین کی بتائی راہ اپنا دستور العمل نہ بناوے تو کیونکر دکھوں اور ذلتوں سے بچ سکتا ہے۔

یاد رکھو کہ حکم حاکم کی نافرمانی حسب حیثیت حاکم ہوا کرتی ہے۔! یہ ذلت بھی اسی قدر ہوگی جس قدر کہ حاکم کے اختیارات ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

پروفیسر میاں محمد افضل

ابھی بہت اندھیرا ہے

چند سال ہوئے ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ وہ دن ہی ایسے جلسوں کے تھے' حاکم وقت لوگوں کو کسی نہ کسی چیز میں الجھائے رکھنے کے قائل تھے۔ مقصد ان کا اصل حقائق سے توجہ ہٹانا تھا۔ دعوتیں ہوں' خاطر مدارات ہو' مختلف طبقوں کے لوگ اکٹھے ہوں' حکومت وقت کی دانشمندی کے گن گائیں' حاکم وقت پہ تعریف و توصیف کے ڈونگرے برسائیں۔ بہرحال اب کے بھی بہت رونق تھی۔ تقریب کا موضوع تھا! پاکستان کا مسئلہ نمبر1 دانشوروں نے اپنی دانشوری بگھاری' کئی مسئلے ابھارے۔ مگر نقار خانہ میں سب آوازیں ایک دوسرے میں مدغم ہو گئیں۔ اتنی دھواں دھار تقریریں ہوئیں کہ بس دھواں ہی دھواں ہو گیا۔ اور انجام وہی نشستند۔ گفتند وبر خاستند شاید کہیں سے مہین سی آواز میں یہ صدا ابھی بلند ہوئی ہو کہ پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ناخواندگی کا ہے۔ اگر سوچا جائے تو بیس۔ تیس سال پہلے بھی یہ اہم تھا اور آج بھی یہ ایک مسئلہ ہے جو حل ہونے کی بجائے دن بدن گھمبیر ہوتا جاتا ہے۔ آیئے اس پہ بات کرتے ہیں۔ لیکن یہ ہوا میں نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ہمیں اعداد و شمار کی بھرمار میں سے گزرنا پڑے گا۔ مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارے ہاں اعداد و شمار خود ایک مسئلہ ہیں۔ مجھے ان کی بھول بھلیوں میں سے کئی بار گزرنا پڑا۔ ایک بار اسی سے متعلق کام ہو رہا تھا تو گورنمنٹ کی شائع شدہ پانچ تصانیف سامنے رکھیں۔ اور پھر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ ہر ایک کے اعداد و شمار مختلف۔ نہ ان میں کوئی ربط' نہ یگانگت نہ مطابقت۔ اب مانیں تو کس کی مانیں؟ لیکن کسی بھی سکیم کو ترتیب دینے کے لئے اعداد و شمار کو ہی بنیاد بنانا پڑتا ہے۔ سو آیئے ان کا سامنا کریں۔

اس وقت میرے سامنے دو رپورٹیں ہیں۔ ایک پنجاب گورنمنٹ کی 1992ء کی اور دوسری وزارت تعلیم کی 1995ء کی۔ اب ملاحظہ ہوں ان میں درج شدہ اعداد و شمار وزارت تعلیم کی رپورٹ ایک صفحہ پر کہتی ہے کہ پاکستان میں 1990ء میں شرح خواندگی عورتوں اور مردوں میں بالترتیب 21 اور 47% اور مجموعی طور پر 33 فیصد تھی۔ دوسرے ہی صفحہ پر یہ نقشہ بدل جاتا ہے اب یہی اعداد 24-49-39 فیصد ہو جاتے ہیں اور آگے بڑھیں تو یہ 28-49 اور 37 فیصد ہو جاتے ہیں (بظاہر تھوڑا تھوڑا فرق مگر ایک ہی رپورٹ اور وہ بھی 26 صفحات کی' اس میں ایک ہی اعداد و شمار کیوں نہیں؟) اب دوسری رپورٹ تک چھلانگ لگائیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ بھونچال آ گیا۔ اب یہی اعداد و شمار 16-35-26 ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک رپورٹ کے لحاظ سے پاکستان کی شرح خواندگی 39 فیصد ہے اور دوسری کے لحاظ سے 26 فیصد اور یہ کوئی معمولی فرق نہیں۔ کس کو بنیاد بنایا جائے۔ شاید ہم یہاں اتنے مصروف ہیں کہ دوسری رپورٹ کا مطالعہ تو کجا' ہم ایک ہی رپورٹ کے صفحے الٹ پلٹ کر نہیں دیکھ سکتے کہ ہم نے پہلے کیا اعداد و شمار دیئے ہیں۔ تو یہ ہیں تضادات جن کا ہم شکار ہیں۔ بہرحال ہمیں اپنے خوابوں کے محل کی بنیاد تو اعداد و شمار پر ہی رکھنی پڑے گی۔ مگر چھوڑیئے اس بحث کو۔ آیئے تکلیف دہ صورت حال کا احساس کریں۔

اوپر دیئے گئے اعداد و شمار سے ہم اتنا اخذ کر سکتے ہیں کہ پاکستان کی شرح خواندگی 39 اور 26 فیصد کے درمیان ہو گی۔ چلئے فرض کر لیتے ہیں کہ 30 فیصد ہے (گو اس کو بھی لوگ تسلیم کرنے کو تیار نہیں) اس کا مطلب یہ ہوا کہ سو میں سے ابھی 70 لوگ ناخواندہ ہیں۔ مگر مسئلہ ایک اور بھی ہے اور وہ ہے کہ سکولوں میں داخلہ کتنے فیصد لوگ لے رہے ہیں۔ اس کے لئے پھر مختلف اعداد وشمار ملتے ہیں۔ مگر اب میں قارئین کو مزید ان میں نہیں الجھانا چاہتا۔ ایک رپورٹ یہ کہتی ہے کہ کوئی 60 فیصد چار پانچ سال کے بچے سکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے (اگرچہ اسے بھی مبالغہ آمیزی سے تعبیر کیا گیا ہے) تو بھی 40 فیصد پہ سکول کے دروازے بند رہتے ہیں۔ اور یہ جو 60 فیصد سکول کے اندر چلے گئے ان میں سے بھی 30 فیصد ماسٹر صاحب کے ڈنڈے سے یا غیر دلچسپ طریق تعلیم سے یا سکول کے ماحول کا کسی کشش سے عاری ہونے کے سبب' یا ذاتی حالات کی بناء پر' سکول سے بھاگ اٹھتے ہیں یا اسے الوداع کہہ دیتے ہیں۔ گویا 40 فیصد میں مزید 20 فیصد کا اضافہ ہو جاتا ہے اور اس طرح تعلیم سے محروم رہنے والوں کی تعداد مقررہ عمر کے 60 فیصد بچوں تک پہنچ جاتی ہے۔ گویا روشنی کی بجائے ہر سال اندھیرا بڑھ رہا ہے۔ مگر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ ایک اور مشکل مقام کا بھی جائزہ لیجئے۔

ہماری آبادی 3.1 فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے (اب ہم 2.8 فیصد کہنے لگ گئے ہیں۔ نہ جانے کن شواہد کی بنیاد پر) اور اس تیز رفتاری کے نتیجہ میں 2050ء میں پاکستان کی آبادی اڑتیس کروڑ سے تجاوز کر جائے گی اور ہم آبادی کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا بڑا ملک قرار دیئے جائیں گے جبکہ اس وقت ہم ساتویں نمبر پر ہیں (چلئے کسی جہت سے تو ہم نے ترقی کی اور ساتویں پوزیشن سے تیسری پوزیشن تک پہنچ گئے) اب ایک نظر پیچھے کی طرف ڈالتے ہیں۔ 1985ء میں مجھے پرائمری تعلیم کے متعلق ایک کتاب پہ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس میں میں نے لکھا کہ 5 اور 9 سال کی عمر کے ایک کروڑ چوالیس لاکھ بچوں میں سے صرف ستر لاکھ سکول میں داخل ہو سکے۔ آج پاپولیشن ایکشن انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق ہماری آبادی میں ہر سال 40 لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے جو بتدریج بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اگر ہم نے نئے سکول کھولنے کے عمل میں بڑی فیاضی سے کام لیا تو بھی بمشکل دس لاکھ بچوں کی مزید گنجائش نکل سکے گی۔ گویا کہ 1985ء کے 75 لاکھ ان پڑھوں میں ہر سال 20 سے 30 لاکھ کا اضافہ ہوتا رہا ہے اب یہ تعداد کوئی تین ساڑھے تین کروڑ تک پہنچ چکی ہے اور یہ مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یعنی ہمارے ہاں خواندگی میں بہت کم اور ناخواندگی میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمیں کبھی کبھی جوش ضرور آ جاتا ہے اور ہم عزم کرتے ہیں یا دہراتے ہیں کہ روشنی پھیلائیں گے لیکن باوجود ہماری نیک خواہشوں کے' اور باوجود چند ایک سکیموں کے' روشنی سمٹ رہی ہے اور اندھیرا بڑھ رہا ہے۔ ہر سال ہم ان پڑھوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

یہ ہے ہمارا مسئلہ۔ آپ نے دیکھا کہ کتنا گھمبیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مگر اس کا حل کوئی اتنا مشکل بھی نہیں۔ لیکن اس کے لئے ہماری سوچ کا زاویہ درست ہونا چاہئے۔ ہم کروڑوں نہیں اربوں روپے تعلیم کی مختلف سکیموں پہ لگا رہے ہیں۔ کہیں ورلڈ بینک' کہیں ایشین ڈویلپمنٹ بینک اور کہیں کسی دوسری انٹرنیشنل ایجنسی کے سامنے ہم کاسہ گدائی رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہمیں بڑی فیاضی سے قرض دے رہے ہیں اور ہم اسی فیاضی سے انہیں ایسی سکیموں پر خرچ کر رہے ہیں جو نسبتاً کم مفید ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنا قبلہ درست کر لیں۔ ہمت کر کے اپنی اغراض کو پس پشت ڈال کر ساری توجہ اور سارا پیسہ پرائمری تعلیم کے لئے وقف کر دیں۔ اور ایسی سکیم پہ مستقل مزاجی اور دیانتداری سے عمل کریں (میں پھر مستقل مزاجی اور دیانتداری پر زور دوں گا کیونکہ ان ہی کا ہماری بہت سی سکیموں میں فقدان رہا ہے) تو ہم یقیناً منزل کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ وسائل یقیناً موجود ہیں یہ ہماری کوتاہ نظری ہے' کچھ کچھ خود غرضی اور بہت کچھ پلاننگ اور اس پہ عمل درآمد کا قصور ہے کہ ہم ابھی تک اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ میرے علم میں ہے کہ ایک ورلڈ بینک کی سکیم پہ اربوں روپے کی لاگت آ رہی ہے مگر اس کی کامیابی کا امکان مخدوش ہے۔ اگر وہی رقم پرائمری سکولوں پہ خرچ کی جائے تو یقیناً ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہمیں بہت سے سکول کھولنے ہیں۔ بچوں کو ترغیب دے کے ان میں لانا ہے اور ایسا انتظام کرنا ہے کہ بچے وہاں سے بھاگ نہ اٹھیں۔ فقط سکول کھولنے سے' ایسے سکول جو اپنی حالت زار پر رو رہے ہوں' مقصد حاصل نہیں ہو گا۔ گاؤں کے پرائمری سکول ملاحظہ کریں۔ اکثر کی چار دیواری نہیں۔ کھیل کا سامان عنقا ہے۔ اور سب سے افسوسناک یہ امر کہ بچوں کے بیٹھنے کا بھی کوئی سامان نہیں۔ بچوں کو ننگی زمین پر بچشم خود بیٹھے دیکھا ہے۔ زمین تپ رہی ہے یا یخ ہو رہی ہے تو کیا۔ کیا ایسے بچوں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ بڑے اطمینان سے اس پہ بیٹھ کر' بڑے انہماک سے اور دلچسپی سے استاد کی بات سنیں گے؟ یہ محض اپنے آپ کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ کچھ تو انہیں سہولت دیجئے جن سے ہم بڑی توقعات وابستہ رکھے ہوئے ہیں کمرہ جماعت اور ماحول کو کسی حد تک پرکشش بنایا جائے تا بچے کو سکول سے وابستگی پیدا ہو' انہیں اس میں پانچ چھ گھنٹے گزارتے ہوئے خوشی محسوس ہو' اور پھر دوسری اہم بات یہ ہے کہ استاد کی بہتری کے سامان بھی کیجئے۔ اور اس کو بہتر استاد بنانے میں بھی مدد دیجئے..... پرائمری کے استاد کا مبلغ علم بڑا واجبی سا ہوتا ہے بلکہ شاید اسے بھی مبالغہ آمیزی سمجھا جائے۔ اسے کم از کم اتنی تربیت تو دیجئے کہ وہ پڑھانے کا بہتر طریق اپنا کر اپنے سبق کو کسی حد تک بہتر بنا سکے' تا بچے اپنے سبق میں دلچسپی لینے لگ جائیں۔ اور وہ استاد کی گھرکی' گالی (ہاں استاد گالی بھی نکالتا ہے) یا اس کے مولا بخش سے خوفزدہ ہو کر بھاگ نہ اٹھیں۔ مجھے بنگلہ دیش میں بعض پرائمری سکول دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ استانیاں محض میٹرک پاس بلکہ بعض اس سے بھی کم پڑھی ہوئیں۔ مگر بچوں کے چہرے روشن اور ان کی آنکھوں میں چمک۔ اتنی دلچسپی سے پڑھ رہے تھے اور ایسا انجائے کر رہے۔ کہ شاید ان کا چھٹی کے وقت بھی سکول سے جانے کو جی نہ چاہتا ہو گا' اور اس کی وجہ کیا تھی۔ یہ نہیں کہ سکول کی عمارت شاہانہ تھی۔ نہیں بانس اور گھاس کی جھونپڑی۔ کچا فرش مگر صاف ستھرا۔ مگر اس انتہائی سادہ کمرہ جماعت میں ایک ایسی استانی تھی جو سبق میں دلچسپی پیدا کر رہی تھی۔ وہ یقیناً کوئی خاص مخلوق نہیں تھی' سادہ سی' عاجز سی استانی۔ مگر اس کا پیشہ ورانہ تربیت کا نظام بہت اعلیٰ تھا۔ ہر استانی ہر ماہ ایک دن کے لئے اپنے ہیڈ کوارٹر میں جاتی اور اپنے ذاتی نہیں' بلکہ تعلیمی مسائل پیش کرتی اور اسے ان کے متعلق راہنمائی ملتی۔ اور اس مستقل اور مسلسل تربیت کے زیر اثر اس کے پڑھانے کا انداز بہتر سے بہتر ہوتا جاتا۔ کیا ہم کوئی ایسی سکیم یہاں نہیں اپنا سکتے۔ ہم انڈونیشیا کی بات تو کرتے ہیں لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہم سے کتنے آگے نکل گئے ہیں۔ وہی اعداد جو شروع میں دیئے گئے تھے یعنی مرد و زن کی خواندگی کی شرح' اس کا موازنہ تو کیجئے انڈونیشیا سے۔ وہاں 75 فیصد عورتیں اور 85 فیصد مرد خواندگی کے دائرہ میں آ چکے ہیں جب کہ ہم 30 فیصد کہہ کر بھی جھینپ جاتے ہیں کہ یہ مبالغہ ہی نہ سمجھا جائے۔ بھلا کر سکتے ہیں ہم مقابلہ ان ممالک سے۔ ہم پیسہ خرچ کرنے میں اتنے کنجوس بھی نہیں اور پیسے اکٹھے کرنے کا کوئی مسئلہ بھی نہیں۔ مثلاً ایک اعلان ہوا کہ ورلڈ کپ کے کرکٹ میچوں میں اگر ہماری ٹیم جیت گئی تو فی کھلاڑی اتنے اتنے لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔ بڑے نیک ارادے تھے۔ افسوس ان کی تکمیل نہ ہو سکی۔ مگر چلئے رقم تو بچ گئی۔ اب کیجئے خرچ اسے پرائمری تعلیم پہ بنایئے ان کروڑوں' اربوں روپوں سے پرائمری سکول' دیجئے تعلیم کو فروغ۔ بھلا اس سے بہتر اس جمع شدہ رقم کا اور کیا مصرف ہو سکتا ہے۔ سو فنڈ بھی موجود ہیں۔ دوسرے ممالک کے تجربہ سے ہم آگاہ ہیں۔ بات صرف صحیح سکیم بنانے اور اس پہ دیانتداری سے عمل کرنے کی ہے۔ خدا

باقی صفحہ 7 پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر امریکہ کانگریس کے خلاف

امریکہ میں جو نظام حکومت رائج ہے اس کے تحت کانگرس میں ایک پارٹی کی اکثریت ہے جو صدر کلنٹن کی مخالف ہے۔ امریکی نظام میں اس کی گنجائش ہے اور عام طور پر تو ایسا نہیں ہوتا لیکن اس بار ایسا ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے صدر اور کانگرس میں ٹھنی رہتی ہے اور صدر اور کانگرس کئی معاملات پر آپس میں سمجھوتہ بھی کرلیتے ہیں۔ امریکی صدر کو جو وسیع اختیارات حاصل ہیں اس کے مطابق صدر امریکہ کو امریکہ کا دستوری بادشاہ کہا جاتا ہے۔ صدر امریکہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کانگرس کے پاس کردہ بل کو ویٹو کر دے یعنی نامنظور کر دے۔ ایسی کئی مثالیں اس سے پہلے بھی امریکہ میں ہو چکی ہیں۔

اب بھی ایسا ہی ایک معاملہ درپیش ہے جس میں امریکہ کے صدر کانگرس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور کانگرس اپنی مطلب کا بل منظور کرنا چاہتی ہے۔

صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے کانگرس پر زور دیا ہے کہ وہ آج کل جن قوانین پر غور کر رہی ہے اس میں سے بیت المقدس کے الفاظ خارج کر دے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر ان قوانین میں سے بیت المقدس کے الفاظ خارج نہ کئے گئے تو امریکی صدر ان قوانین کو ویٹو کرسکتے ہیں۔

امریکی کانگرس کے بل میں موجود یہ الفاظ اسرائیلی انتہاپسندوں کے اس دعوے کی حمایت کرتے ہیں کہ پورا بیت المقدس اس کا دارالحکومت ہے۔ فلسطینیوں کا دعویٰ ہے کہ مشرقی بیت المقدس ان کا دارالحکومت ہے۔ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو معاہدہ طے پایا تھا اس کے مطابق بیت المقدس کے مسئلے کو ابھی حل کیا جانا باقی ہے۔ اور جب تک مشترکہ طور پر کوئی بات طے نہیں ہو جاتی اس وقت تک اسرائیل یا فلسطین میں سے کوئی بھی اس امر کا مجاز نہیں کہ بیت المقدس کے بارے میں کوئی یکطرفہ فیصلہ کریں۔

عرب دنیا نے کانگرس کے اس مجوزہ بل پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے لیکن اسرائیل نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

OOO

امریکہ اور مسئلہ کشمیر

بھارت میں متعین امریکی سفیر فرینک ویزنر نے کہا ہے کہ امریکہ' بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر ثالثی کی کوئی خواہش نہیں رکھتا۔ جہاں تک کشمیر کے مسئلہ کا تعلق ہے ہم اس میں ثالث نہیں بننا چاہتے۔ بھارت میں امریکی سفیر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ گزشتہ روز اخبار ایشین ایج میں شائع ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کو جو پارٹیاں حل کر سکتی ہیں وہ پاکستان اور بھارت ہیں۔ ان دونوں ملکوں کو کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے کشمیریوں کی خواہشات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کو مذاکرات سے اس مسئلہ کا حل نکالنا چاہئے۔

امریکی سفیر متعینہ بھارت کو یہ الفاظ کہنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بین الاقوامی مبصرین ان خیالات کا برملا اظہار کر رہے ہیں کہ امریکہ پاکستان اور بھارت دونوں کے درمیان ثالث بن کر دونوں ملکوں میں ایک ایسا معاہدہ کرانا چاہتا ہے جیسا کہ اس نے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان کرایا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں کے عوام ان قیاس آرائیوں کے خلاف اپنی آراء کا اظہار کر رہے ہیں۔

OOO

یورپی یونین فلسطینی ریاست کے حق میں

امریکہ عمومی طور پر اسرائیل کی حمایت میں اپنی پالیسیاں وضع کرتا ہے جبکہ امریکہ کے مقابل پر یورپی یونین جو اب ایک اہم طاقت بنتی جا رہی ہے عموماً عربوں کی حمایت کرتی رہتی ہے۔ یہ تضاد اس لئے بیان کیا جا رہا ہے کہ عالمی سطح پر دونوں طاقتیں عمومی طور پر ایک دوسرے کی حلیف سمجھی جاتی ہیں۔ اور اگر کسی معاملے پر امریکہ سے یورپی یونین کا تضاد سامنے آئے تو اسے بہت اہم سمجھا جا سکتا ہے۔

ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں یورپی یونین کے سربراہی اجلاس میں جاری کئے گئے ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ پائیدار امن اور بااقتدار اور بااختیار فلسطینی ریاست کا قیام اسرائیل کی سلامتی کی ضمانت ہے۔

فی الحقیقت یورپی یونین کی بات لائق توجہ ہے۔ کیونکہ اگر اسرائیل محض اپنی ہٹ دھرمی ترک کردے اور ان سے دستبردار ہو جائے تو یہ خود اسرائیل کے حق میں بہتر ہے۔ کیونکہ فلسطینی خودمختار اتھارٹی کو تو خود اسرائیل بھی مان چکا ہے اب فلسطینی ریاست کو بھی مان لے تو دونوں ملکوں کے طویل جھگڑے ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتے ہیں۔ اسرائیلی رائے عامہ کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

OOO

بھارت کی اسلحہ سازی کا جنون

بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو نے کہا ہے کہ قومی سلامتی ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی تیاریوں اور اسلحہ سازی میں مالی مشکلات کو حائل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ لکھنؤ میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلح افواج کو جدید طرز کی جنگی مشین میں ڈھالنے کا کام ترجیحی بنیادوں پر شروع کیا گیا ہے۔ انہوں نے بھارت کی طرف سے پرتھوی میزائلوں کو فروغ دینے کے منصوبے پر بعض حلقوں کی نکتہ چینی کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو ایسے سوالات نہیں اٹھانے چاہئیں۔

OOO

قادیان میں سکونت

اگرچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے کے بعد ہی قادیان کی طرف ترک وطن کرکے آنے والوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا مگر مستقل رنگ میں پہلی دفعہ ترک وطن کرکے قادیان میں آنے کا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب حضرت مولانا نورالدین صاحب قادیان رہائش کے لئے تشریف لے آئے چنانچہ خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انہیں ترک وطن کرکے قادیان آنے والوں میں سے سب پہلا فرد قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”سب سے پہلے مولوی نورالدین صاحب نے اس راز کو سمجھا ہے۔ اور وہ محض خدا کی رضامندی کے واسطے اور دین کو حاصل کرنے کے واسطے یہاں آکر جنگل میں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ اپنی جائیدادیں اور املاک چھوڑیں اور ایک جنگل کی رہائش اختیار کی۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مولوی صاحب جیسی قابلیت لیاقت کا آدمی اگر لاہور یا امرتسر میں رہتا تو بہت بڑا دنیوی فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اور کئی بار لاہور اور امرتسر والوں نے کہا بھی کہ وہ یہاں آکر رہیں مگر انہوں نے کبھی یہاں رہنے پر دوسری جگہ کی آمدنی اور فوائد کو ترجیح نہیں دی۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاک بستی کی طرف ترک وطن کرکے آنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ چنانچہ آپ کے بعد حضرت بانی سلسلہ کی احمدیہ کی زندگی میں جن بزرگوں نے ترک وطن کرکے قادیان میں رہائش اختیار کی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب 1893ء غالباً
حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی 1894ء
حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی 1895ء
حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب 1895ء
حضرت میر ناصر نواب صاحب 1895ء
حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب 1897ء
حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب 1897ء
حضرت پیر سراج الحق نعمانی 1899ء
مولوی محمد علی صاحب جون 1899ء
حضرت منشی قدرت اللہ خان صاحب شاہجہانپوری جون 1899ء
حضرت مفتی محمد صادق صاحب جولائی 1900ء
حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب 1901ء
حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب 1901ء
حضرت پیر افتخار احمد صاحب 1901ء
حضرت میر مہدی حسین صاحب 1901ء
حضرت نواب محمد علی خان صاحب 1901ء
حضرت حافظ روشن علی صاحب 1901ء
حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب غالباً 1901ء
حضرت بابو محمد افضل صاحب 1902ء
حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر 1906ء
حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل 1906ء

(تاریخ احمدیت جلد دوئم صفحہ 305)

انتخاب: علی قریشی

ممنونِ احسان

الفضل 14۔ جون 1997ء میں اس عنوان کے تحت حسین و جمیل واقعات کی ایک لڑی پر نظر پڑی۔ پڑھنی شروع ہی کی تھی کہ خود اپنی زندگی احسانوں سے معمور نظر آئی سارے احسان اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں بعض براہ راست اور اکثر انسانوں کے ذریعہ پہلے آئمہ احمدیت کے احسانوں کا ذکر کرتا ہوں۔ چھپن سال پہلے کی بات ہے۔ رڑکی' سہارنپور' یوپی' انڈیا کے انجینئرنگ کالج میں پڑھتا تھا۔ دنیا کا یہ کارخانہ سمجھ سے باہر ہو گیا تھا۔ سخت پریشانی کے عالم میں تھا۔ رہ رہ کے سوال اٹھتا تھا۔

Why the World is at all Created

کہیں جواب نہ پاتا تھا۔ سوچا تین بزرگوں سے پوچھوں' شاید کوئی بتادے۔

اب تو یاد نہیں۔ پیسہ دو پیسہ کا پوسٹ کارڈ ہوتا تھا اس پر یہی سوال لکھ بھیجا۔

1۔ مہاتما گاندھی کو
2۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو' اور
3۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کو۔

میرے پیارے بھائی لکھ کر خط کی ابتدا کی تھی اور بس یہی ایک فقرہ لکھا تھا۔ اول و دوم بزرگان عالی مقام نے اس نادان کو پاگل سمجھا ہو گا

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

جواب آیا تو صرف اس مسیحی نفس کا جو دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا تھا کہ۔

میری کتاب احمدیت یا حقیقی (-) کا مطالعہ کریں تو اس سوال کا جواب مل جائے گا۔

کتاب ایک اور محسن سے لکھنؤ سے منگوائی۔ پڑھتا گیا اور سوال کا جواب مل گیا۔

65 سال پہلے بچپن میں ایک دن سکول سے گھر آرہا تھا آسمان پر نظر پڑی تو بڑے بڑے سنہری حروف میں خدا اور اس کے رسول کا نام لکھا دیکھا۔ بس کتاب ختم کی اور مدعا مل گیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

بقیہ صفحہ 4

ہیں مگر وقت میں دیکھ رہا ہوں بہت لمبا ہو گیا ہے تو (اللہ نے چاہا تو) یکم جنوری سے خدا کے فضل کے ساتھ یہ پروگرام جاری ہوں گے اور جماعت سے اس کے لئے چندے کے طور پر ایک بھی پیسہ زائد نہیں مانگا جائے گا۔ کیونکہ جماعت نے ابھی بھی بہت قربانی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی آئندہ چند سال تک ٹیلی ویژن کے سلسلے میں جماعت پر چندے کا مزید بوجھ ڈالنا مناسب نہیں لیکن اشتہارات کے ذریعہ اگر ہمارے تاجر احمدیہ ٹیلی ویژن کی مدد کرنا چاہیں تو یہ ایک نیک کام ہوگا۔ یہ کوئی بوجھ نہیں ہے بلکہ مختلف علاقوں کے اشتہارات ' مختلف علاقوں کے لوگ دے سکتے ہیں اور آپ کو اگر یورپ اور ایشیا میں دلچسپی ہے تو اس کے الگ اشتہار کے دام ہوں گے۔ یورپ اور امریکہ میں دلچسپی ہو تو اس کے الگ اشتہار کے دام ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ہم تھوڑے دام چارج کریں گے' باقیوں کی نسبت بہت کم لیکن اگر یہ رجحان شروع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارے روزمرہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات اسی سے پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل 27-جنوری 1995ء

بقیہ صفحہ 5

کے لئے اب بالغان کا پیچھا چھوڑیئے۔ بوڑھے لوگوں کو پڑھانے کا خیال ترک کیجئے۔ ہماری ایسی بہت سی سکیمیں فلاپ ہو چکی ہیں۔ اس لئے مت لٹایئے مزید رقم اس خام خیالی پہ۔ زور دیجئے پرائمری تعلیم پر۔ جس کے نتیجہ میں بالآخر سو فیصد خواندگی کی تمنا کی جا سکتی ہے۔ شاید ہمارے ماہرین تعلیم ایک اور بات 'ایک وعدہ بھول رہے ہیں ہم نے 1990ء میں "تعلیم سب کے لئے" کی انٹرنیشنل کانفرنس میں سب کے سامنے وعدہ کیا تھا کہ 2000ء تک پرائمری تعلیم کا سو فیصد ہدف پورا کریں گے۔ مگر ہم "وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا" کے قائل ہیں۔ اس لئے اگرچہ اس پہ چھ سال بیت گئے ہیں ہم نے اس سمت کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا۔ اور ہدف کے قریب ہونے کی بجائے کچھ اس سے دور ہی ہو گئے ہیں۔ کاش آج کوئی تو یہ بیڑہ اٹھائے' پرائمری تعلیم کو عام کرنے کے لئے' اقوام عالم سے شرمندگی سے بچنے کے لئے' اندھیروں کی گھمبیرتا سے نکلنے کے لئے' ملک کے اہم ترین مسئلہ کو حل کرنے کے لئے۔ آیئے کوئی عملی قدم اٹھائیں اور اس پہ مستقل مزاجی اور دیانتداری سے عمل کریں۔ اگر کوئی ایسا مرد قلندر مل گیا تو شاید اس ملک کی تقدیر بدل جائے۔ ہمیں اندھیروں سے نجات ملے۔ اور شاید ہم فقط ترسائی' للچائی ہوئی نظروں سے دوسروں کو ہی نہ دیکھتے رہ جائیں۔ شاید تاریکیاں روشنیوں میں بدل جائیں۔ شاید جہالت کی پرچھائیں دور ہوں۔ شاید ہر ایک کونہ جگمگا اٹھے۔ مشعلیں جل اٹھیں اور اجالا ہو جائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 24-جون 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن
2-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 نارو یجین زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس رنگ (فائنل)-
7-00 اردو کلاس-
8-00 نارو یجین زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 طبی معاملات- ذیابیطس از ڈاکٹر لطیف قریشی-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن (20-4-90)-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-جرمن احباب کے ساتھ ہمبرگ (17-5-97)-حصہ دوئم-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارو یجین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

بدھ 25-جون 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-جرمن احباب کے ساتھ ہمبرگ 97-5-17-حصہ دوئم-
3-00 فرنچ سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات-ذیابیطس از ڈاکٹر لطیف قریشی
7-00 اردو کلاس-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-جرمن احباب کے ساتھ ہمبرگ 97-5-17-حصہ دوئم-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 تقریر- حضرت خالد بن ولید کی زندگی کے حالات از فرید احمد نوید-
12-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت برہان الدین صاحب جہلمی کے حالات زندگی-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 افریقین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
6-45 محفل سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- ہنوور- (18-5-97)حصہ اول-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

جمعرات 26-جون 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 المائدہ-قیمہ کھچڑی-
1-45 محفل سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- جرمن احباب کے ساتھ ہنوور-97-5-18 (حصہ اول)-
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام-قصیدہ نظم-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن- مسز سائرہ افسر کا انٹرویو-
7-00 اردو کلاس-
8-00 عربی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ نظم-
8-45 محفل سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-جرمن احباب کے ساتھ ہنوور (18-5-97) حصہ اول-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ 22-9-95- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت (حصہ اول)-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 المائدہ قیمہ کھچڑی-
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے- سیشن 30 (8-6-94) حصہ اول-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام-(-)اصول کی فلاسفی-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 روسی پروگرام- محفل سوال و جواب روسی اور قازقستان کے مہمانوں کے ساتھ- سیشن 1-(18-5-94) حصہ دوئم-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 1

نہیں رکھا۔ حتیٰ کہ (دین حق) کی جو کہ آخری جماعت ہے اور جو اپنے سے پہلی تمام جماعتوں سے برگزیدہ ہے۔ وہ بھی اس کے بد نتائج سے نہ بچ سکی تو پھر ہماری جماعت (-) کیسے فتنہ کے بد نتائج سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

پس میں ہوشیار کرتا ہوں کہ ان تمام بلاؤں اور ہلاکتوں سے بچنے کا صرف ایک ہی گر ہے۔ وہ ہے اتفاق و اتحاد جب تک اتفاق و اتحاد سے رہو گے اور جب تک اسی کوشش میں رہو گے کہ کسی طرح اس راہ کو نہ چھوڑیں کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی فتح نہیں پا سکے گا۔ لیکن اگر یہ باتیں چلی گئیں۔ اختلاف رونما ہو گیا تو چھوٹے چھوٹے آدمی بھی تم پر غالب آجائیں گے۔

(از خطبہ 24۔ اگست 1917ء)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام نعیم احمد ندیم سے تبدیل کرکے نعیم بشارت رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نعیم بشارت ولد صوفی محمد صدیق
ساہیوال روڈ ناصر آباد ربوہ ضلع جھنگ

خبریں

ربوہ : 23- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے مابین مذاکرات کا تیسرا اور آخری راؤنڈ مری میں ہوا جس میں تصفیہ طلب تنازعات کو طے کرنے کے لئے "جائنٹ ورکنگ پیپر" تیار کئے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ پاکستانی سیکرٹری خارجہ نے کہا کہ ان مذاکرات میں دونوں طرف سے رویہ مثبت رہا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض نازک امور طے کر لئے گئے ہیں اور خوشگوار تعلقات کے لئے مذاکرات جاری رہیں گے۔ مذاکرات کے دوران بھارت نے موقف اختیار کیا کہ میزائل صرف جالندھر میں سٹور کئے گئے ہیں اور یہ غلط ہے کہ میزائل پاکستانی سرحد کے قریب نصب کر دئے گئے ہیں۔ نیز کہ بھارتی طیارے نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی نہیں کی۔ بہرحال پاکستان نے بھارت سے کہا کہ وہ آئندہ ایسی کارروائی سے گریز کرے۔ بھارت کے سیکرٹری خارجہ نے اس بات پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا کہ مشترکہ اعلان میں مسئلہ کشمیر پر کس قسم کے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد نے توقع ظاہر کی کہ بات چیت کا مثبت اور خوشگوار نتیجہ برآمد ہوگا۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان تین روزہ مذاکرات کے بعد جو بریفنگ دی جائے گی اس میں دونوں خارجہ سیکرٹریوں کے پاس بتانے کے لئے اچھی خبریں ہوں گی۔ نیز کہ بھارت اور پاکستان کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان تعلقات کی بہتری کے لئے تین روزہ مذاکرات سمجھوتے کے قریب ہیں۔

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم اور بی۔ جے۔ پی کے رہنما اٹل بہاری واجپائی نے ایک بھارتی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کو پاکستان کے ساتھ دوستی پیدا کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پاکستان کو بھی خبردار کیا کہ پاکستان کشمیر کے متعلق اپنے دل سے تمام خوش فہمیاں دور کرے۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دورہ ایران کے نتیجہ میں دونوں ملکوں میں افغانستان کے مسئلہ پر اختلاف کم ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ اور اس طرح مشترکہ خارجہ پالیسی کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کی ایرانی حکومت سے ملاقاتوں میں بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا ہے ایران نے افغان مسئلے پر پاکستان سے اختلافات کی نشان دہی کی جن کی وجہ سے دونوں ممالک میں برادارنہ تعلقات متاثر ہونے کے خدشات پائے جاتے تھے لیکن اب اس سلسلے میں بہتری کی امید ہے۔ لیکن پاکستان میں فرقہ پرستی اور دیگر مقامی مسائل زیر بحث نہیں لائے گئے تاکہ تعلقات بہتر بنانے کے لئے پیش رفت ہو سکے۔

○ کراچی میں مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں مزید چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ محمود آباد میں موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے ایم۔ کیو۔ ایم کے دو کارکنوں کو ہلاک کر دیا۔ ان تشدد کی کارروائیوں سے ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ کاروبار بند ہو گئے۔ اس کے بعد جائے وقوعہ سے ملحقہ بیشتر علاقوں میں پولیس اور رینجرز کو تعینات کر دیا گیا ہے۔ نئی لہر میں 24 گھنٹوں میں سات افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ بلوچستان کے علاقہ قلعہ عبداللہ میں کاکڑ اور اچکزئی قبائل کے درمیان تصادم ہو گیا جس میں جدید اسلحہ استعمال کیا گیا۔ لیکن ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔ تین ماہ قبل ایک ایسے ہی تصادم میں دونوں قبیلوں کے آٹھ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ صورت حال کی سنگینی کے پیش نظر فرنٹیئر کور کی مدد طلب کر لی گئی ہے۔ اس تصادم کے باعث کوئٹہ چمن روڈ بند ہو گئی ہے۔

○ سکول پلاٹ سکینڈل کے سلسلے میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے جو بیان دیا تھا اس کے جواب میں وزیر اعظم کے پریس سیکرٹری اور ترجمان صدیق الفاروق نے سابق وزیر اعظم سے سوال کیا ہے کہ انہوں نے قیمتی پلاٹوں کا حقدار اپنے آپ کو اور اپنے قریبی دوستوں کو ہی کیوں سمجھا۔ انہوں نے سب سے بڑے یتیم خانے کو کیوں زمین الاٹ نہ کی۔ نواز شریف کی طرف سے دئے گئے پلاٹوں کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ شوکت خانم ہسپتال اور بیکن ہاؤس نواز شریف کے ذاتی یا رشتہ داروں کے ادارے نہ تھے۔ یہ زمین صرف انسانی بنیادوں پر دی گئی۔ انہوں نے بے نظیر کو انتباہ کیا کہ وہ جلد از جلد لوٹے ہوئے اربوں روپے واپس کر دیں ورنہ احتساب سیل ان کے خلاف ریفرنس کمیشن کو بھجوا رہا ہے گا۔

○ وزیر اعظم کے مشیر برائے اطلاع و فروغ ذرائع ابلاغ سینیٹر سید مشاہد حسین نے کہا کہ ایمل کانسی بھگوڑا تھا۔ قومی ہیرو نہ بنایا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں امریکہ سے کوئی ڈیل نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ایمل کانسی کی گرفتاری کو قومی مسئلہ بنانے والے اس وقت کہاں تھے جب بے نظیر دور میں رمزی یوسف کو امریکہ لے گیا۔

○ وفاقی وزیر تجارت محمد اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ ہماری اقتصادی کارکردگی کا فیصلہ عالمی ماہرین سے کرا لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی استحکام کے لئے سیاسی استحکام کو ضروری قرار دیا اور کہا کہ آرٹیکل 58(2)بی کے خاتمے پر ہر سیاسی جماعت کو مسلم لیگ کا شکر گزار ہونے چاہئے انہوں نے گرین چینل جاری رکھنے کا اعلان کیا اور کہا کہ اس کے لئے جدید ترین سکریننگ سسٹم کا انتظام کیا جا رہا ہے تاکہ یہ سمگلنگ کا ذریعہ نہ بن جائے۔

○ امریکہ نے ایمل کانسی کی گرفتاری کو سیاسی مسئلہ بنانے پر بے نظیر سے رابطہ کے بعد اس سلسلے میں اپنا موقف بدل لیا ہے اور اب بے نظیر بھٹو نے ایمل کانسی کو امریکہ کے حوالے کئے جانے کے سلسلے میں پارلیمنٹ میں کوئی ہنگامہ نہ کرنے کی پالیسی اپنا لی ہے۔ اور ایمل کانسی کو امریکہ کے حوالے کرنے کی حمایت کر دی ہے۔ البتہ اے این پی نے اس معاملے کو پارلیمنٹ میں اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ میاں گل اورنگزیب گورنر بلوچستان طویل رخصت لے کر اسلام آباد آ گئے ہیں۔ البتہ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سے اختلاف کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کوئی عہدہ دیرپا نہیں ہوتا۔

○ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے ستمبر سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ایمل کانسی کی گرفتاری کے سلسلے میں کہا کہ امریکی ایجنسیوں کی کارروائی پاکستان کی خود مختاری پر حملہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیٹیکل ایجنٹ 9 لاکھ روپے یومیہ رشوت لیتا ہے جس کا حصہ اوپر تک پہنچتا ہے۔ اس سے صدر اور وزیر اعظم بھی بری الذمہ نہیں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عوام کو جلسے جلوسوں کی آزادی دی جائے۔ گندم کی سمگلنگ روکنے کے لئے پاک افغان سرحد بند کی جائے۔

○ اقوام متحدہ میں مغربی ممالک کی طرف سے پیش کی جانے والی ایک قرارداد منظور کر لی گئی ہے جس میں عراق کو انتباہ کیا ہے کہ وہ مہلک ہتھیاروں کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور وہ ایسا نہ کرے۔ اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کے خلاف نئی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔

○ ترکی کی سابق وزیر اعظم تانسو چیلر نے کہا ہے کہ انہیں فوج نے وزاعظم نہیں بننے دیا۔ اور ان کا یہ اقدام غیر جمہوری ہے۔ حالانکہ اربکان بھی میری حمایت کر چکے تھے انہوں نے کہا کہ مستقبل میں نئی یلماز حکومت سے تعاون خارج از امکان ہے۔

○ آٹھ مغربی ترقی یافتہ ممالک کے وزراء خارجہ نے افغانستان میں تمام جماعتوں اور گروپوں کی مخلوط حکومت کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ کانفرنس میں یہ بھی کہا گیا کہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام مذاکرات امن کی بہترین ضمانت ہیں۔

○ امریکی سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز جونیئر نے کہا ہے کہ امریکی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری میں بے حد دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور بجلی و توانائی کے شعبوں میں موجودہ حکومت کی بہتر پالیسیوں کے باعث سرمایہ کاری کے پرکشش مواقع موجود ہیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان 212515 رہائش 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسگاہ جدید ربوہ
فون: 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرفراز جیولرز
دکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ڈبل روڈ
اچھرہ لاہور

ضروری اعلان
مکرم سلطان احمد صاحب محمود ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ساکن دارالعلوم غربی حلقہ صادق 992 ہمارے ہاں سیلز مین تھے جن کا ہمارے ساتھ یکم جون سے تعلق ختم ہے یہاں سے وہ کام چھوڑ چکے ہیں آئندہ ان سے جو بھی لین دین کریگا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔
فرید یوسف نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالرچ
آفس: 5-E-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ
ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
پروپرائٹر
موبائل: 0300-661524
ملک عبدالصمد

خوشخبری
اچار کے سیزن میں خالص سرسوں کے تیل میں خصوصی رعایت۔ نیز اچار میں استعمال کیلئے تازہ اور خالص سرخ مرچ، ہلدی اور دھنیہ دستیاب ہے۔
محمد ابراہیم اینڈ سنز
1/16 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون: 212307